بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے نامور علماءِ علم کی کسوٹی پر

فیضانِ سنّت

مرتبہ :

محمد صدّیق میمن

قیمت سات روپے

شائع کردہ :

ادارہ مطبوعاتِ اسلامیہ

۲/۱۶۲ - حسین آباد ۱ فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸

فون ۶۳۲۴۱۰۴-۶۳۲۳۳۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابھی تک ادارہ کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں :-

(۱) امام ابوحنیفہؒ پر بہتان عظیم۔
(۲) مسلک پرستی کی بنیاد۔
(۳) اسلام میں فرقے نہیں۔
(۴) اسلام کی مسخ شدہ شکلیں۔
(۵) حدیث بھی کتاب اللہ ہے۔
(۶) تقلید شرک ہے۔
(۷) وسیلہ (قرآن مجید کی روشنی میں)
(۸) صحیح حدیث کو پرکھنے کے جدید معیار۔
(۹) رویتِ ہلال کمیٹی کا وجود شریعت اور دستور کے منافی ہے۔
(۱۰) فیضانِ سنّت (ہمارے نامور علماء علم کی کسوٹی پر)۔
(۱۱) مناظرہ (ہمارے نامور علماء علم کی کسوٹی پر)۔
(۱۲) فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت نہیں (ہمارے نامور علماء علم کی کسوٹی پر)۔
(۱۳) مُہرِ جبّاریت۔

- آپ خط لکھ کر یا فون کر کے مندرجہ بالا کتابیں منگوا سکتے ہیں۔
- رقم منی آرڈر یا چیک کے ذریعہ بعد میں روانہ کر دیجئے۔
- ڈاک خرچ ہمارے ذمّہ ہوگا۔ ان کتابوں کی قیمت ‎/۷۵ روپے بنتی ہے۔

تاجرانِ کتب رابطہ قائم کریں:

ادارہ مطبوعات اسلامیہ

۲/۱۶۲۔ حسین آباد ۱، فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸
فون ۶۳۲۴۱۰۴ - ۶۳۲۲۳۶۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فیضانِ سُنّت

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولوی محمد الیاس قادری صاحب نے اپنی جماعت "دعوت اسلامی" کے پلیٹ فارم سے بڑی محنت اور جانفشانی سے تبلیغی جماعت کے نصاب کے طرز پر بلکہ اس کے مقابل ایک تبلیغی نصاب مرتّب کیا ہے جس کا اسمِ مُکبّر "فیضانِ سنّت" ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّتوں کا روح پرور مجموعہ۔

سنّتوں کا یہ مجموعہ کتنا روح پرور اور فیض بخش ہے اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے آپ کے سامنے چند ناقابلِ تردید احادیث پیش کی جاتی ہیں کیونکہ ایک بچہ بھی جب اصلی نوٹ کو پہچان لیتا ہے تو جعلی نوٹ کو بلا تردّد مسترد کر دیتا ہے۔ اس لئے جب تک حق سامنے نہیں آتا باطل حق کا لبادہ اوڑھ کر دندناتا پھرتا ہے اور جب ایک ایماندار حق کو پہچان لیتا ہے تو باطل کو اپنے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتا، لیکن حق کی آواز بڑی مشکل سے بلند ہوتی ہے اور جب بلند ہوتی ہے تو حق دب دب کے اُبھرتا ہے اور باطل کے بلبلے پھوٹنا شروع ہو جاتے ہیں، پھر باطل کو ردّ کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی جس طرح بچّہ جس نوٹ کو مسترد کر دیتا ہے وہ بلا دلیل جعلی ثابت ہو جاتا ہے۔

کتاب "فیضانِ سنّت" کے پہلے باب کا عنوان "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی فضیلت" ہے اس لئے پہلے اس عنوان پر ۲۹ صحیح احادیث پیش کی جاتی ہیں تاکہ آپ حق کو پہچان لیں، پھر آپ دیکھیں گے کہ باطل کی چمڑی خود بخود اُدھڑتی چلی جائے گی۔ اس تقابلی مطالعہ سے آپ کو ایک انوکھا تجربہ بھی ہوگا وہ یہ کہ جب دل میں نورِ حق سما جاتا ہے تو بصیر کی بصارت بصیرت میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ کا بندہ قلبِ سلیم اور قلبِ مُنیب رکھتا ہو ورنہ تعصّب اور ضد کے اندھیرے اس کو گھیر لیتے ہیں۔

صحیح احادیث

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورت کے علیحدہ ہونے (یا ختم ہونے) کو نہیں پہچانتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ نازل ہوتی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۱/۱۲۲ وسندہ صحیح۔ نیل ۲/۱۷۶)

(۲) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے، پھر آپ نے یہ سورۃ تلاوت فرمائی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (سورۃ توبہ کے علاوہ) ہر سورۃ کی ابتدائی آیت ہے لیکن سورۃ کی آیتوں میں اس کا شمار نہیں ہوتا)۔

(۳) لوگوں نے حضرت انسؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق سوال کیا تو حضرت انسؓ نے فرمایا :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھینچ کھینچ کر قرأت کرتے تھے۔ پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، بسم اللہ کو کھینچا، رحمٰن کو کھینچا اور رحیم کو کھینچا۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب مدّ القراءۃ جزء ۶ ص ۲۴۱)

(۴) حضرت نعیمؒ کہتے ہیں :۔ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب سلام پھیرا تو فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نماز کے لحاظ سے تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔ (نسائی کتاب الصلوٰۃ باب قراءۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جزء اوّل ص ۱۰۵ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۱۶۹ و دارقطنی۔ جزء اوّل ص ۱۱۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنّت ہے۔

(۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں :۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے

نہیں سنا۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حجۃ من قال لا یجہر بالبسملۃ جزء اوّل ص۱۷۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کو خفیہ آواز سے پڑھنا مسلسل عمل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ بالا احادیث میں مسلسل عمل کا ثبوت نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے تعلیماً بلند آواز سے پڑھا تھا۔

(۶) حضرت ابوسفیانؓ کہتے ہیں :۔ پھر بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا تو اس میں یہ لکھا تھا "بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم" (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی و صحیح مسلم کتاب الجہاد)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکۂ سبا کو جو خط لکھا تھا اس کے شروع میں انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (النمل۔ ۳۰) یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا گیا ہے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے مقام پر صلح نامہ لکھوانے کا ارادہ کیا تو آپ نے کاتب کو بلوایا اور اس سے فرمایا :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ (صحیح بخاری کتاب الشروط و صحیح مسلم کتاب الجہاد باب صلح حدیبیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ابتداء میں آنا اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر نیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے کی جائے، ابتدائے سورت میں پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے اور ابتدائے تحریر میں بھی پوری بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم تحریر کی جائے، ان دو مقاموں کے علاوہ دوسرے تمام کاموں کی ابتداء میں صرف "بسم اللہ" پڑھنی چاہیئے۔ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھنی چاہیئے جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ اللہ کے نام کے ساتھ وضوء کرو۔ (رواہ النسائی، کتاب الوضوء و رواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح)

⑨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے فرمایا :- اے جابرؓ یہ پانی لو اور مجھ پر ڈالو اور بسم اللہ کہو -
حضرت جابر کہتے ہیں :- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا اور بسم اللہ کہا - (صحیح مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل جزء ۲ ص ۴۰۳)
لہٰذا جب کسی کو وضوء کرایا جائے تو پانی ڈالنے سے پہلے بسم اللہ کہنے کا حکم ہے۔

⑩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں (جن وانس کے) خبیث مردوں اور عورتوں سے۔
(رواہ العمری وسندہ صحیح ۔ فتح الباری جزء اوّل ص ۲۵۴)

⑪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ دعاء پڑھ لے تو اگر اس کے مقدر میں اولاد ہے تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور (جو اولاد) تو ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ ۔ (صحیح بخاری کتاب الوضوء وکتاب الدعوات وصحیح مسلم کتاب النکاح)

⑫ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں :- حضرت جبریلؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا "اے محمد کیا آپ بیمار ہیں ؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" حضرت جبریلؑ نے یہ دعا پڑھی ۔ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ۔ اللہ کے نام کے ساتھ، میں تمہارے لئے ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف پہنچاتی ہے، (اور) ہر نفس کی برائی سے یا حاسد کی نظر بد کی برائی سے شفاء طلب کرتا ہوں، اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے، میں اللہ کے نام کے ساتھ تمہارے لئے شفاء طلب کرتا ہوں ۔ (صحیح مسلم کتاب السلام باب الطب جزء ۲)

⑬ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں کسی جگہ درد ہونے کی شکایت کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اپنا ہاتھ درد کے

مقام پر رکھو، پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ (میں اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بیماری کی برائی سے جو اس وقت مجھے لاحق ہے اور جس کا مجھے آئندہ ہونے کا اندیشہ ہے)۔ (صحیح مسلم کتاب السلام)

(۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں :۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض (کی شفاء) کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی (اور) ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ہمارے ربّ کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہوجائے۔ (صحیح بخاری) آپ اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ کر اٹھا لیتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے (صحیح مسلم کتاب السلام)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (پڑھو) اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملّت پر (میں اس کو دفن کرتا ہوں)۔ (المسند للامام احمد والمستدرک للحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۸ ۔ ص ۵۸ ۔ والمستدرک جزء اوّل ص ۳۶۶)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ بسم اللہ کہو، اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہے۔ اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَ اٰخِرِہٖ (رواہ الترمذی فی کتاب الاطعمۃ وصححہ ج ۲ ص ۱۹)

(۱۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور آپ نے یہ دعاء پڑھی :۔ بسم اللہ واللہ اکبر۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الاضاحی)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب تم اپنا کتّا چھوڑو تو بسم اللہ کہو...

اور اگر تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ کہو۔ (صحیح مسلم کتاب الصید و صحیح بخاری کتاب الذبائح)

(٢٠) اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :۔ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جس (جانور) پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے نہ کھاؤ۔ (الانعام۔ ١٢١)

(٢١) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ نے ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :۔ بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی یا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ تم اُس پر بسم اللہ پڑھ لو اور کھا لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔ گوشت لانے والوں نے نیا نیا کفر چھوڑا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الذبائح و کتاب التوحید)

(٢٢) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے (اب) تمہارے لئے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا، اور اگر وہ شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے (اب) تمہیں رہنے کے لئے ٹھکانہ مل گیا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

(٢٣) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیئے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (ابو داؤد کتاب الادب وسندہ صحیح)۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی کا اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا۔

(٢٤) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعاء پڑھے :۔ اس سے کہا جاتا ہے تجھے کفایت ہو گئی تو بچا لیا گیا، پھر شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی فی ابواب دعوات وصحہ ۲/۴۹۳)

اللہ کے نام کے ساتھ۔ میں نے اللہ پر توکل کیا۔ نیکی کرنے یا برائی سے بچنے کی (کسی میں) کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

(۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب تم سونے لگو تو دروازوں کو اللہ کا نام (بسم اللہ) لے کر بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، اللہ کا نام لے کر مشکیزوں کے منہ باندھ دو کیونکہ شیطان (بند) مشکیزوں کو نہیں کھولتا، اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو کیونکہ شیطان (ڈھکے ہوئے) برتنوں کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے دیئے بجھا دو۔ (نوٹ :۔ خط کشیدہ الفاظ صرف صحیح مسلم میں ہیں)۔ (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ وکتاب بدء الخلق وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں جنگ کرو۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد)

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر آئے تو اپنے کپڑے کے ایک کونے سے بستر کو بسم اللہ کہہ کر تین دفعہ جھاڑے۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید وصحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

(۲۸) ایک صحابی کہتے ہیں میں ایک گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، گدھے نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا شیطان ہلاک ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے۔ یہ کہو گے تو شیطان اپنے کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا میں نے اپنی قوت سے اس کو پچھاڑ دیا اور جب تم بسم اللہ کہو گے تو وہ اپنے کو چھوٹا سمجھے گا یہاں تک کہ وہ مکھی سے بھی زیادہ چھوٹا ہو جائے گا۔ (رواہ احمد وابوداؤد کتاب الادب وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۵ ص ۶۸)

(۲۹) علی بن ربیعہؒ کہتے ہیں :۔ میرے سامنے حضرت علیؓ کے لئے سواری لائی گئی۔ جب انہوں نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا، پھر جب اس کی پیٹھ پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ، اَللّٰہُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد ورواہ الترمذی فی ابواب الدعوات وصحہ جلد ۲ ص ۴۹۹)

اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخّر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے معاف کر دے کیونکہ گناہوں کا معاف کرنے والا سوا تیرے کوئی نہیں۔

پھر حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے جیسا میں نے کیا۔

نوٹ:۔ ان تمام احادیث کے عربی متن اور ان کی مزید تشریح کے لئے دیکھئے "تفسیر قرآن عزیز جلد اوّل ص ۲۴ تا ص ۳۵"۔

معرکۂ حق و باطل

مندرجہ بالا دعوات کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ہر تحریر سے پہلے پوری بسم اللہ لکھنا سنّت ہے۔ سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ سے پہلے بھی پوری بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ ان کے علاوہ ہر کام کی ابتداء میں صرف بسم اللہ پڑھنا سنّت ہے۔ اس اصول کے خلاف جو حدیث ہوگی وہ ضعیف یا موضوع ہوگی۔

اس مطالعہ سے ہر دعاء کی اہمیت اور اس کا سنّت ہونا ثابت ہوا۔ ہر دعاء حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ ان تمام دعوات میں بسم اللہ کی فضیلت

یا اس کے ثواب کی مقدار نہیں بتائی گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر منحصر ہے کہ جس کو جتنا چاہے ثواب دے۔

اب آپ کے سامنے "فیضانِ سنّت" سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جس سے آپ کو یہ تجربہ ہوگا کہ حق کو پہچاننے کے بعد باطل کو پرکھنا کتنا آسان ہے شرط یہ ہے کہ وہ قلبِ سلیم بھی رکھتا ہو۔

فیض ۔ ۱ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ارشاد فرمایا "جو بھی اہم کام بسم اللہ الرَّحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے" (مَطالِعُ المسَرّات)

پیارے اسلامی بھائیو! ہر نیک اور جائز کام بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرنا چاہیئے۔ البتہ حرام و ناجائز کام سے قبل بسم اللہ شریف ہرگز ہرگز نہ پڑھی جائے بلکہ "فتاوٰی عالمگیری" میں ہے، "شراب پیتے وقت، زنا کرتے وقت، جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے"۔

تبصرہ ہر اہم کام نہیں بلکہ ہر کام کے شروع میں صرف بسم اللہ پڑھنا سنّت ہے شرط یہ ہے کہ وہ کام جائز ہو۔ بسم اللہ کہنے کے باوجود بھی کام ادھورہ اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ بسم اللہ، اللہ تعالیٰ پر توکل کا اظہار ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بنا کر کام کی تکمیل کے لئے مدد طلب کی جاتی ہے۔ بسم اللہ، انشاء اللہ سے مشروط ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے گا تو کام مکمل ہوگا ورنہ ادھورہ رہ جائیگا۔ یہ قول قرآنی تعلیمات، صحیح حدیث، تجربہ اور مشاہدے کے خلاف ہے اس لئے بے فیض ثابت ہوا۔ سنّت صرف بسم اللہ ہے نہ کہ پوری بسم اللہ۔

فیض ۔ ۲ حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا، "جو شخص اللہ (عزّ وجل) کی تعظیم کے لئے عمدہ شکل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کریگا۔ اللہ (عزّ وجل) اسے بخش دیگا۔
(دُرِّ منثور)

تبصرہ | پوری بسم اللہ لکھنا یا پڑھنا بذاتِ خود کوئی مقصدِ عمل نہیں بلکہ عمل کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ جب کوئی عمل کرے تو ابتداء میں اس پر توکّل کا اظہار کرے، اس کے نام کو وسیلہ بنائے اور اپنے کو مجبور اور بے بس سمجھے اور پھر عمل کی ابتداء کرے کیونکہ وسائل اور اسباب اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق فراہم ہوتے ہیں۔ اس لئے انشاء اللہ کہنے کا بھی حکم ملا۔ اگر اللہ تعالےٰ نہ چاہے تو بندہ کچھ نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو بندہ سب کچھ کرگزرنے کے بعد بھی کچھ حاصل نہیں کرسکتا۔

بخشش صرف اللہ تعالیٰ کی منشاء پر منحصر ہے ورنہ الفاظ پرستی اور ورد سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تعظیم نماز اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مشروط ہے اور اسی لئے یہ دونوں چیزیں فرض ہیں۔

ہر تحریر سے پہلے پوری بسم اللہ لکھنا سنّت ہے لیکن موصوف اپنی کتاب پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا بھول گئے لہٰذا یہ قول اور انکا عمل بھی خلافِ سنت اور بے فیض ثابت ہوا۔

فیض ۳ | بخشش کا پروانہ | حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے:۔

"ایک شخص نے بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم کو بڑی عمدگی اور خوبی سے پڑھا، اس کی بخشش ہوگئی۔" (کنز العمّال)

فیض ۴ | دس ہزار نیکیاں | حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھتا ہے اللہ (عزّ وجل) اُس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔ اس کی دس ہزار برائیاں مٹاتا ہے اور دس ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ (انیس الواعظین)

فیض ۵ | چھہتر ہزار نیکیاں!! | حضرت ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جو بسم اللہ شریف پڑھے گا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں چار چار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور چار چار ہزار گناہ بخشے جائیں گے اور چار چار ہزار درجے بلند کئے جائینگے (نزھۃ المجالس)

تبصرہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ (المائدہ - ۷۷)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں ناحق آگے نہ بڑھ جاؤ، جتنی بات حق ہے بس اتنی ہی کہو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سوں کو گمراہ کر گئے (یعنی ان لوگوں کی پیروی نہ کرو جو سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے تھے۔ اگر تمہارے اسلاف نے گمراہی کی باتیں اختیار کیں تو تم اس سے باز آجاؤ، غلط کاموں میں ان کی پیروی نہ کرو)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مبالغہ کرنے والے ہلاک ہوگئے، مبالغہ کرنے والے ہلاک ہوگئے، مبالغہ کرنے والے ہلاک ہوگئے" (صحیح مسلم، کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین میں مبالغہ کرنے سے بچو، اس لئے کہ تم سے پہلے بھی لوگ دین میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے" (نسائی، کتاب الحج وسندہ صحیح)

فیض ۶ | دوزخ سے آزادی ایک اعرابی نے سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں بڑا گنہگار ہوں۔ آپ میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیں۔ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرو تو وہ ارحم الراحمین تیرے گناہ بخش دے گا۔ وہ اعرابی متعجب ہو کر کہنے لگا، بس اتنا ہی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے فرمایا: "جو مسلمان مرد یا عورت سچے دل اور یقین کے ساتھ بسم اللہ شریف پڑھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔" (اسرار الفاتحہ)

فیض ۷ | جہنم کے انیس ۱۹ طبقات سے نجات پانے کا آسان طریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں انیس ۱۹ حروف ہیں اور دوزخ کے طبقات بھی انیس ۱۹ ہیں

جو شخص ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے گا وہ ان سب طبقات جہنم سے نجات پائے گا۔ (انشاء اللہ) (انیس الواعظین)

فیض ۸ | زندگی بھر کے سانسوں کے برابر نیکیاں | جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو اس میں شیطان شریک نہ ہوگا اور اگر اس صحبت سے حمل قائم ہو جائے تو اس حمل کا بچّہ اپنی زندگی میں جس قدر سانس لے گا اس قدر اس کے باپ کے اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی (تفسیر نعیمی)

اور "نزہتہ المجالس" میں اتنا زائد ہے کہ اس اولاد سے جب تک اولاد در اولاد سلسلہ چلتا رہے گا سب کی ہر ہر سانس کے عوض اس کو ایک ایک نیکی ملتی رہے گی۔

ہم بستری کے وقت ستر کھولنے سے پہلے میاں بیوی دونوں بسم اللہ شریف پڑھ لیں۔ شیطان کی دخل اندازی سے بھی بچیں گے اور ڈھیروں ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

فیض ۹ | ہر ہر قدم پر ایک نیکی | جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھ لے تو اس جانور کے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی)

فیض ۱۰ | کشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں | جو شخص کشتی میں سوار ہونے وقت بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھ لے، جب تک وہ اس میں سوار رہے گا اس کے واسطے نیکیاں ہی نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (تفسیر نعیمی)

فیض ۱۱ | بچے، والدین اور استاد کی مغفرت | حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے۔ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا، جب اُستاد بچّے سے کہتا ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو۔ تو سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) فرماتے ہیں، اُستاد، بچے اور اس کے والدین کے لئے نجات لکھ دی جاتی ہے۔" (دیلمی)

فیض ۱۲ | قبر سے عذاب اُٹھ گیا | حضرت عیسٰی علیہ السلام ایک قبر پہ گزرے تو

عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اُس قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں رحمتِ الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اِس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا " اے روح اللہ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا، استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچّہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے"۔ (تفسیر نعیمی)

فیض ۱۳ **سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں** سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا ہے کہ جس نے ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا اس کے گناہوں میں سے ایک ذرّہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (انیس الواعظین)

تبصرہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

یہ اعرابی (دیہاتی) دعویٰ کرتے ہیں کہ (آپ پر) ایمان لے آئے (اے رسول) آپ ان سے کہہ دیجئے تم ابھی ایمان نہیں لائے (ابھی اللہ کے نزدیک تمہارا ایمان مقبول نہیں ہوا) بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا، ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا (جو اللہ کی منشاء سے داخل ہوتا ہے) اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا (تم کو پورا ثواب ملے گا)۔ بیشک اللہ تعالیٰ اتنا رحیم ہے کہ تمہارے گناہو کو بخش دے (یہ آیت اسلام کی تعریف ہے) (۱۴) ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ (الحجرات ١۴ تا ١٧)

لائے (اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی) پھر شک میں نہ پڑیں (اپنی عقل کی بات مجی نہیں مانی) اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جدوجہد کریں۔ یہی لوگ (اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہیں (یہ آیت ایمان کی تعریف ہے یعنی اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا) (١٥) ان سے کہدیجئے، تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو حالانکہ اللہ کو سب معلوم ہے جو آسمانوں اور زمین ہے اور اللہ تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے (اس آیت کا تعلق ریاکاری سے ہے) (١٦) یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کو قبول کرلیا۔ ان سے کہہ دیجئے اپنے اسلام قبول کرنے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان حاصل کرنے کا راستہ بنایا (ایمان حاصل کرنے کی شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے میں (اللہ کی نظر میں) سچے ثابت ہو جاؤ (١٧)

فیض ۶ کو پھر پڑھ لیجئے اور ان آیات کو بھی دیکھ لیجئے، حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ثواب کی یہ بھرمار تقسیم اور بخشش کے یہ پروانے کون لٹا رہا ہے؟ یہ مسلمین کو دین سے ہٹانے کی ایک سازش تھی جو صدیوں سے مسلسل پروان چڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دین ختم ہو گیا اور صرف اسلام کا احترام باقی رہ گیا، ہر فرقہ کا رسول ایک ہے لیکن سنتیں سب کی الگ الگ ہیں، سنّت کا صرف نام باقی رہ گیا۔ سواری اور جماع کی صحیح احادیث آگے پیش کی جا چکی ہیں۔ وہاں کسی فضیلت اور ڈھیروں ثواب کا ذکر نہیں کیا گیا۔

فیض ١۴ اُنیس ١٩ حروف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں انیس ١٩ حروف ہیں اور دوزخ پر عذاب کے فرشتے بھی انیس ١٩ ہیں۔ پس امید ہے کہ اس کے ایک ایک حرف کی برکت سے ایک ایک فرشتے کا عذاب دور ہو جائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں چوبیس ٢۴ گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور انیس ١٩ گھنٹوں کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس ١٩ حروف عطا فرمائے گئے۔ پس جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرتا رہے،

اِن شاءَ اللہ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ معاف ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی)

تبصرہ امید اور قیاس آرائی کو دین میں شامل کر لیا گیا اور اس کو سنّت کا درجہ دے دیا گیا۔

فیض ۱۵ خوفناک سانپ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شخص پر گزر ہوا جو بڑے خوفناک سانپ کا شکار کرنے کی کوشش کر رہا تھا، اُس سانپ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! اس سے فرما دیجئے کہ مجھ میں بڑا قاتل زہر ہے۔ آپ نے اس کو منع کیا مگر وہ نہ مانا۔ پھر دوبارہ حضرت سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبیّنا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا اسی مقام پر گزر ہوا۔ اُس وقت آپ نے فرمایا۔ اے شخص کیا تو نے سانپ کو پکڑ لیا یہ فرما کر جُوں ہی سانپ کی طرف نظر کی، اس نے مارے شرم کے اپنا سر اپنی دم کے نیچے چھپا لیا اور کہنے لگا کہ اے روح اللہ یہ مجھ پر اپنی قوت سے غالب نہیں آیا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بدولت غالب ہوا ہے۔ بسم اللہ نے میرا زہر باطل کر دیا ہے (نزہۃ المجالس)

فیض ۱۶ اسلام کی حقّانیت ایک مرتبہ سیدنا خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کچھ مجوسیوں نے عرض کیا، کہ آپ ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیں کہ جس سے ہم پر اسلام کی حقانیت واضح ہو۔ چنانچہ آپ نے زہرِ قاتل منگوایا اور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر اسے کھا لیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے اس زہرِ قاتل نے آپ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اٹھے، " دینِ اسلام حق ہے۔" (تفسیر کبیر)

تبصرہ کیا آپ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھ کر کسی زہریلے سانپ پر قابو حاصل کر سکتے ہیں؟ ایک ہندو سپیرا بغیر بسم اللہ پڑھے سانپ پر قابو حاصل کر لیتا ہے۔ کیا آپ بسم اللہ پڑھ کر اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے زہرِ قاتل کھا سکتے ہیں؟ اگر آپ مر گئے تو کیا یہ خودکشی نہیں ہوگی؟ حضرت خالدؓ پڑھتے تو صرف بسم اللہ پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا کہ اسلام کی حقّانیت کو ثابت کرنے کے لئے زہرِ قاتل بھی کھا لیا جائے۔ ہر چیز اپنی فطرت کے مطابق کام کرتی ہے جب تک اس کی فطرت یا صفت کو بدل نہ دیا جائے اس کی اصل خصوصیات برقرار رہتی ہیں۔

خیبر کی فتح کے بعد یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا جتنے یہودی یہاں ہیں سب کو جمع کرو، حکم کی تعمیل میں یہودی جمع کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "میں تم سے ایک بات پوچھ رہا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟" یہودیوں نے کہا "ہاں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارا باپ (جدِّ اعلیٰ) کون ہے؟" انہوں نے کہا ہمارا باپ (جدِّ اعلیٰ) فلاں شخص ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم جھوٹ بولتے ہو تمہارا باپ (جدِّ اعلیٰ) فلاں شخص ہے"۔ انہوں نے کہا "آپ نے سچ فرمایا، آپ نے صحیح فرمایا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اچھا بتاؤ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے صحیح صحیح بتا دو گے؟" انہوں نے کہا "ہاں اور اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ جیسے ابھی ہمارے باپ کے سلسلہ میں آپ کو معلوم ہو گیا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دوزخی کون لوگ ہیں؟" یہودیوں نے جواب دیا "کچھ دن ہم دوزخ میں رہیں گے پھر ہمارے بعد آپ لوگ دوزخ میں رہیں گے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "درگاہِ رب کے راندے ہوئے ہو کر تمہیں اس میں رہو، اللہ کی قسم ہم تمہارے بعد کبھی بھی دوزخ میں نہیں رہیں گے"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح صحیح بتا دو گے؟" انہوں نے کہا "ہاں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟" انہوں نے کہا "ہاں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا" انہوں نے کہا "ہم نے یہ چاہا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے ہمارا پیچھا چھوٹ جائے گا اور اگر آپ نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا"۔ (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ نہ کہا) (صحیح بخاری کتاب الطب و تاریخ الاسلام والمسلمین)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کو زہر نقصان نہیں پہنچاتا اور یہودیوں کے نزدیک یہ نبوت کی ایک دلیل تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دلیل کو ثابت کرنے

کے لیئے ہی اس میں سے ایک نوالہ کھا لیا تھا اور آپ پر زہر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس طرح آپ کی نبوت ثابت ہو گئی اور یہودیوں پر حجت قائم ہو گئی لیکن وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا (صحیح بخاری، کتاب الطب)

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات عجوہ کھجوریں کھانا ثابت ہوا اور نہ یہ نبوت کی دلیل ہے نہ کہ اسلام کی حقانیت کی دلیل۔

فیض ۱۷ | بسم اللہ کی برکت سے دو یہودیوں کو ایمان نصیب ہوا | ایک یہودی کسی یہودن پر عاشق ہو گیا اور اس کی محبت میں بے قرار رہنے لگا۔ چنانچہ اس دور کے مشہور ولی اللہ حضرت عطاء اکبر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مدعا عرض کیا۔ حضرت نے ایک کاغذ کے پرزہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر دی، اور فرمایا نگل جا۔ وہ نگل گیا۔ نگلتے ہی اس کا دل نورِ ایمان سے جگمگانے لگا، عورت کی محبت دل سے کافور ہو گئی اور بے ساختہ کلمۂ شہادت زبان پر جاری ہو گیا، اور وہ مسلمان ہو گیا۔

دریں اثناء اس کی محبوبہ نے ایک خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے، "اگر تجھے جنت درکار ہے تو حضرت عطاء اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمتِ بابرکت میں حاضری دے۔"

چنانچہ وہ عورت آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ہی اس نو مسلم کی محبوبہ ہوں اور پھر اپنا خواب سنایا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ" چنانچہ اس نے پڑھا۔ پڑھتے ہی اس کا دل بھی روشن ہو گیا۔ عالمِ ملکوت اُس پر ظاہر ہو گئے۔ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئی۔ اُسی رات اُس نے خواب میں جنت کی سیر کی اور جنت کے محلات پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا دیکھا۔ کسی پکارنے والے نے کہا، "اے بسم اللہ پڑھنے والی! اللہ (عزوجل) نے جو کچھ تجھے عطا کیا وہ تو نے دیکھ لیا۔" جب آنکھ کھلی تو بے قرار ہو کر اس نے دعاء مانگی،

"اے اللہ (عزوجل) تو نے مجھے جنت میں داخل کر کے پھر نکال دیا، میں تجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا واسطہ دیتی ہوں مجھے پھر وہیں پہنچا دے۔" دعا مانگتے مانگتے گر پڑی اور اس

کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی ۔ (رحمۃ اللہ علیہما) (نزہۃ المجالس)

سبحان اللہ! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں (رحمہم اللہ) کی بارگاہ میں حاضری بھی بہت بڑی سعادت کا موجب ہے۔ جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو اولیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہونے سے وہ مصیبت دور ہی نہیں ہو جاتی بلکہ بسا اوقات وہ وہ انعامات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہاں تک بندے کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا۔ جیسا کہ اللہ (عزّوجل) کے ولی حضرت عطاء اکبرؒ کی بارگاہِ بے کس پناہ کی حاضری یہودیوں کے دولت ایمان سے سرفراز ہونے کا سبب بن گئی ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

فیض ۱۸ بسم اللہ کی عجیب و غریب حکایت ایک بزرگ بسم اللہ شریف کے فضائل بیان فرمارہے تھے۔ ایک یہودی لڑکی بھی اُس اجتماع میں موجود تھی۔ فضائل بسم اللہ سن کر وہ بے حد متاثر ہوئی اور اسلام قبول کرلیا۔ اُسی وقت سے اُس لڑکی زبان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد جاری ہوگیا۔ ہر وقت اٹھتے، بیٹھنے، سوتے، جاگتے، چلتے پھرتے بسم اللہ کا ذکر جاری تھا۔ اس وجہ سے لڑکی کے ماں باپ اس سے بہت ناراض رہتے لگے اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ نیز اس کوشش میں لگ گئے کہ لڑکی پر کوئی الزام عائد کرکے اس کو قتل کرادیں۔ چنانچہ اس لڑکی کے باپ نے جو بادشاہِ وقت کا وزیر تھا۔ ایک دن بادشاہ کی مُہر کی انگوٹھی جو اُس کے پاس رہتی تھی اپنی لڑکی کے سپرد کردی۔ اس نے بسم اللہ شریف پڑھ کر انگوٹھی لے کر جیب میں ڈال لی۔ رات کو جب وہ لڑکی سوگئی تو اُس کے باپ نے انگوٹھی اس کی جیب سے نکال کر دریا میں ڈال دی۔ ایک مچھلی نے وہ انگوٹھی نگل لی۔ صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا۔ اتفاق سے وہی مچھلی جال میں پھنس گئی۔ شکاری نے لاکر وزیر صاحب کے نذر پیش کردی۔ وزیر نے مچھلی لڑکی کو پکانے کے لئے دی۔ لڑکی نے بسم اللہ کہہ کر مچھلی لی اور بسم اللہ کہہ کر جب اس کا پیٹ چاک کیا تو وہ انگوٹھی مچھلی کے پیٹ سے نکلی۔ اس نے بسم اللہ پڑھ کر پھر جیب میں ڈال

لی۔ اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔ کھانا کھانے کے بعد جب دربار کا وقت آیا۔ باپ نے لڑکی سے انگوٹھی طلب کی۔ اس نے بسم اللہ پڑھ کر انگوٹھی جیب سے نکال کر دیدی۔ باپ یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اس طرح لڑکی کے قتل کا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا اور اللہ (عزّوجل) نے بسم اللہ کی برکت سے لڑکی کو قتل سے محفوظ رکھا۔

تبصرہ الف لیلہ جیسی یہ دو کہانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سنّت کو ثابت کرتی ہیں؟ دراصل یہ چند عقائد کو ثابت کرتی ہیں۔ اگر سنّت کی کتابوں میں ان کو درج نہ کیا جاتا تو سنّت کے شیدائی ان کو سنت کیوں کر سمجھتے؟

اس عاشق یہودی نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن بسم اللہ کا تعویذ نکلتے ہی اس کا دل نورِ ایمان سے جگمگانے لگا اس کے بعد وہ بے ساختہ کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گیا یعنی ولی کی کرامت سے کلمہ پڑھنے سے پہلے ہی ایمان مل گیا پھر لاشعوری طور پر اسلام میں داخل ہو گیا ورنہ قرآن و حدیث کے مطابق پہلے کلمہ پڑھ کر اسلام میں شعوری طور پر داخل ہونا پڑتا ہے، پھر جان و مال کی قربانی دینی پڑتی ہے پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو ایمان نصیب نہیں ہوتا۔

وہ یہودی نہ ایمان لانا چاہتا تھا اور نہ شعوری طور پر اسلام قبول کرنا چاہتا تھا۔ وہ بے چارہ تو اس غرض سے آیا تھا کہ اس عورت کی محبّت اس کے دل سے نکل جائے اور بس۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ولی کے پاس ایسا تعویذ بھی ہوگا جو کسی کو عاشق اور کسی کو معشوق بنا دے اور جب چاہے ان دونوں میں جدائی ڈلوا دے جیسا کہ عاشق کے دل سے اس عورت کی محبّت کافور ہو گئی۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ ہوا کہ اس کی محبوبہ اس ولی کے پاس نہیں گئی تھی وہ بھی یہودن تھی اس لئے اس کا مذہبی عقیدہ یہ تھا کہ یہودی کچھ دن تک دوزخ میں رہیں گے پھر ان کی جگہ مسلمین ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے پھر بھی اس نے ولی کی کرامت سے ایک خواب دیکھ لیا۔ اس کا مذہبی عقیدہ نادانستہ طور پر کافور ہو گیا اور ولی کے حکم سے اس نے بسم اللہ

پڑھ لی، عالم ملکوت اس پر ظاہر ہوگئے جو صرف انبیاء اور رُسل پر ہی ظاہر ہوتے ہیں، اسکو جنّت کی سیر بھی کرائی گئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے اختیارات ہیں جو اس ولی کو بھی حاصل تھے۔

اصل عقیدہ یہ ہے :-

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ولی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تقدیر کو بھی بدل سکتا ہے؟ اس سے آگے آپ سوچ لیجئے۔

اسی طرح دوسری کہانی میں ایک بزرگ بسم اللہ شریف کے فضائل بیان فرمارہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائے تھے۔ فضائلِ بسم اللہ یعنی اولیاء کی کرامات سن کر وہ بہت متاثر ہوئی اور ہر دم بسم اللہ شریف کا ورد کرنے لگی جو خلافِ سنّت ہے۔ مطلب یہ کہ وہ کچھ حاصل کرنا چاہتی تھی ورنہ ورد کون کرتا ہے اور پھر اس بزرگ کی کرامت ثابت ہوگئی۔

اس قسم کی داستانوں میں جو راز نہاں ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح فاش کیا:

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ، اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ (الانعام۔ ۱۲۸)	اور جب اللہ سب کو جمع کرے گا تو (جنّات سے) فرمائے گا، اے جنّوں کی جماعت! تم نے انسانوں میں سے بہت سوں کو اپنا بنالیا تھا (وہ تمہارے مطیع اور فرماں بردار بن گئے تھے، اس موقع پر) وہ آدمی جو جنّات کے ولی اور دوست تھے عرض کریں گے، "اے ہمارے ربّ ہم (دنیا میں) ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھاتے رہے (بالآخر آج) ہم اس میعادِ مقررہ پر پہنچ گئے جو میعاد تو نے ہمارے لئے مقرّر کی تھی۔" اللہ فرمائے گا "تمہاری جگہ آگ ہے، تم اس میں ہمیشہ رہو گے مگر یہ کہ جو اللہ چاہے، اور (اے رسول) بے شک آپ کا ربّ حکمت والا اور علم والا ہے

وہاں جنّات اور انسان ایک دوسرے کے کام نہیں آسکیں گے۔ انسان جنّاتوں کی نذر و نیاز کرتے رہے اس کے بدلے میں وہ انسان کو جادو اور آئندہ کی خبریں بتاتے رہے اور بعض کاموں میں مدد بھی کرتے رہے۔ اس طرح بعض انسان اور جنّات دنیا میں ایک دوسرے کے اولیاء اور دوست ہوتے ہیں۔

اس آیت میں جو راز پنہاں ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح فاش کیا ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ، وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۰۲)

(اہل کتاب کو چاہیئے تو یہ تھا کہ اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ جادو ٹونے کے) ان (خرافات) کے پیچھے لگ گئے جو (خرافات) کہ شیاطین، جن، سلیمان کے عہدِ حکومت کی طرف منسوب کر کے تلاوت کیا کرتے تھے (جادو کو مذہبی رنگ چڑھا کر پیش کرتے تھے) حالانکہ سلیمان نے (کبھی جادو جیسے) کفر کا ارتکاب نہیں کیا، یہ تو شیاطین ہی تھے جنہوں نے (جادو کر کے خود بھی) کفر کیا (اور اس کفر کو فروغ بھی دیا اور وہ اس طرح کہ) انسانوں کو جادو سکھانے لگے (مزید برآں وہ اس علمِ سحر کے بھی پیچھے لگ گئے) جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا۔ یہ دونوں فرشتے کسی کو جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک اس سے یہ نہ کہتے کہ ہم تو (تمہارے لئے) آزمائش کا ذریعہ ہیں لہذا (تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو (لیکن اہل کتاب پھر بھی) ان سے (بالخصوص جادو کی) وہ باتیں سیکھتے تھے جن کے

ذریعہ شوہر اور بیوی میں جدائی کرادیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر جادو کے ذریعہ کسی کو (ذرا سا بھی) نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، بہرحال یہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جو انہیں نقصان پہنچائے اور کوئی فائدہ نہ پہنچائے اور وہ (اچھی طرح جانتے تھے کہ جو شخص جادو کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (اس کے باوجود وہ جادو کے کاروبار میں مشغول تھے) اور بے شک جس چیز کے بدلہ انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بہت بری چیز ہے، کاش انہیں اس بات کا احساس (علم) ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے، پھر سب سے زیادہ اپنے قریب اسے بٹھاتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ ان میں سے ایک آکر کہتا ہے "میں نے یہ کیا" ابلیس کہتا ہے "تو نے کچھ نہیں کیا" پھر جب ان میں سے کوئی آکر کہتا ہے "میں نے شوہر اور بیوی کو علیحدہ کر کے چھوڑا" تو ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے "ہاں! تو نے کام کیا ہے۔"
(صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں تم ضرور ان کے قدم بقدم چلو گے حتّٰی کہ اگر وہ ضب کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے (یعنی ہُو بہ ہُو ان کی نقل کرو گے) صحابہ نے پوچھا "اے اللہ کے رسول، کیا اگلے لوگوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو (اور) کون (ہو سکتا ہے)؟ (صحیح بخاری، کتاب اعتصام بالکتاب والسنۃ)

فیض ۱۷ کو دوبارہ دیکھ لیجئے "عورت کی محبت دل سے کافور ہو گئی" اس میں یہ بھی لکھا ہے "جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو اولیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہونے سے وہ مصیبت دور ہی نہیں ہو جاتی بلکہ بسا اوقات وہ وہ انعامات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہاں تک بندے کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا۔" اس طرح لالچ دیکر پھنسایا جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے :-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ (اے لوگو) جو (شریعت) تم پر تمہارے رب

رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف - ۳)

کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو، اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی دو صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ (یونس - ۶۲ - ۶۳)

(اے لوگو) خبردار رہو جاؤ اللہ کے دوستوں کو (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم، (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ایمان لائے اور تقویٰ شعار تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایماندار یعنی شریعت کا پابند اور گناہوں سے بچنے والا اللہ کا ولی اور دوست ہے۔ ان دو صفات کے علاوہ ولی اللہ بننے کے لئے کوئی تیسری شرط نہیں رکھی گئی۔

کرامت ولایت کا معیار نہیں بلکہ اتباعِ رسول ہی ولایت کا معیار ہے۔ ولایت پہ جس کا قدم پہنچ گیا وہ علماء کی تقلید نہیں کرتا کیوں کہ اللہ کا ولی کبھی دین سے جاہل اور غافل نہیں ہو سکتا۔

فیض ۱۹ | تُو عذاب سے بچ گیا

ایک شخص نے مرنے سے پہلے یہ وصیّت کی کہ انتقال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ دینا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر کسی نے خواب میں اس شخص کو دیکھ کر حال پوچھا، اس نے بتایا کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا :-

"تُو عذاب سے بچ گیا"۔ (درِّ مختار)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی میّت ہو جائے تو بسم اللہ شریف وغیرہ ضرور لکھ لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ بے چارے مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

فیض ۲۰ | کفن پر لکھنے کا طریقہ

حضرت علّامہ شامی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے

ہیں، یوں بھی ہوسکتا ہے کہ میّت کی پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) لکھیں۔ مگر نہلانے کے بعد اور کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی (انک) سے نہ لکھیں۔ (ردّ المختار)

فیض ۲۱ | قیامت کے روز دوزخ سے رہائی | قیامت کے روز عذاب کے فرشتے ایک بندے کو پکڑ لیں گے، حکم ہوگا کہ اس کے اعضاء کو دیکھ لو اس میں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟ چنانچہ فرشتے تمام اعضاء کو دیکھ ڈالیں گے، کوئی نیکی نہیں ملے گی۔ پھر فرشتے اس سے کہیں گے، اب ذرا اپنی زبان باہر نکالو کہ اس میں دیکھ لیں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟ جب وہ زبان نکالے گا تو اس پر سفید خط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا پائیں گے۔ اُسی وقت حکم ہوگا "جا ہم نے تجھے بخش دیا" (نزہۃ المجالس)

تبصرہ | ایمان قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔ قرآن مجید میں جہاں ایمان کا ذکر آیا ہے وہاں اکثر عمل کا ذکر بھی ہوا ہے۔ شریعت کا معیار قرآن مجید اور صحیح احادیث ہیں، نہ کہ موضوع احادیث اور نامعلوم لوگوں کے خواب و خیال۔

فیض ۲۲ | گناہ گار کی بخشش ہوگئی | ایک گناہ گار کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، اللہ (عزّ وجل) نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب میں کہا۔ ایک دن میں ایک مدرسے کی طرف سے گزرا اور ایک پڑھنے والے نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اُسے سن کر میرے دل میں اللہ (عزّ وجل) کے نام کی شیرینی (مٹھاس) نے اثر کیا اور اسی وقت میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، "ہم دو چیزوں کو جمع نہ کریں گے (۱) اللہ (عزّ وجل) کے نام کی لذّت اور (۲) موت کی تلخی۔" پھر مرنے کے بعد پتہ چلا کہ اللہ (عزّ وجل) نے مجھے بخش دیا ہے۔ (انیس الواعظین)

فیض ۲۳ | بسم اللہ کی برکت | فرعون نے خدائی کے دعوے سے پہلے ایک محل بنایا تھا اور اس کے باہری دروازے پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھوایا تھا، جب اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اللہ

(عزّ وجل) پر ایمان لانے کی دعوت دی تو اس نے سرکشی کی۔ حضرت موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اللہ (عزّ وجل) کی بارگاہ میں عرض کیا، یا اللہ (عزّ وجل) میں بار بار اسے تیری طرف بلاتا ہوں لیکن یہ سرکشی سے باز نہیں آتا، مجھے تو اس میں بھلائی کے آثار نظر نہیں آتے اللہ (عزّ وجل) نے فرمایا۔ "اے موسیٰؑ! شاید تم اسے ہلاک کر دینا چاہتے ہو، تم اس کے کفر کو دیکھ رہے ہو اور میں اپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اس نے اپنے دروازے پر لکھ رکھا ہے (نزھۃ المجالس)

فیض ۲۴ گھر کی حفاظت کے لئے امام فخرالدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے اپنے باہری دروازے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ لیا وہ ہلاکت سے (صرف دنیا میں) بے خوف ہو گیا۔ خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ تو بھلا اُس مسلمان کا کیا عالم ہوگا جو زندگی بھر اپنے دل کے آبگینے پر اس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

فیض ۲۵ شرابی کی بخشش ہو گئی ایک شرابی شراب کے نشہ میں مست جا رہا تھا راہ میں کنواں آیا، ٹھوکر لگی، اندر گرا اور ہلاک ہو گیا۔ بعد میں کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟" یعنی اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا، اللہ نے مجھے بخش دیا۔ سائل کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے سوال کیا، تو شرابی نہیں تھا؟ جواب دیا واقعی میں شرابی تھا اور میری موت بھی نشہ ہی کے عالم میں ہوئی مگر اللہ کا کرم ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ میں نشہ میں جھومتا ہوا جا رہا تھا کہ میری نظر ایک کاغذ کے پرزہ پر پڑی جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھا۔ میں نے اس کاغذ کو اٹھایا اور نگل گیا۔ پھر کنویں میں گر پڑا اور مر گیا۔ جب مجھے قبر میں رکھا گیا۔ منکر نکیر کی آمد ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے سوالات شروع کر دیئے۔ میں نے کہا، مجھ سے سوالات کر رہے ہو؟ میرے پروردگار کا پاکیزہ نام تو میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی۔ "میرا بندہ سچ کہتا ہے، اسے چھوڑ دو، میں نے اسے بخش دیا۔" (نزھۃ المجالس)

شریعت میں تحریف

أَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

(البقرہ ـ ۷۵)

اے ایمان والو! کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ اہل کتاب تمہاری خاطر ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو اللہ کا کلام سنتی ہے پھر سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتی ہے (جو لوگ جان بوجھ کر اللہ تعالےٰ کے کلام میں تحریف کرتے ہوں ان سے ایمان کی توقع فضول ہے)۔

تحریف کے معنی ہیں کسی بات کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا یا بات کو بدل دینا۔ تحریف دو قسم کی ہوتی ہے، لفظی اور معنوی۔ لفظی تحریف کا مطلب یہ ہے کہ اصل حرف، کلمہ یا جملے کی جگہ کوئی دوسرا حرف کلمہ یا جملہ لکھ دینا، تاکہ بات بدل جائے اور تحریفِ معنوی کا مطلب یہ ہے کہ تاویلات کے سہارے حقیقی معنی کو بدل کر اپنے مطلب اور اپنے خودساختہ عقیدے کے مطابق معنٰی کا جامہ پہنایا جائے۔

قرآنِ کریم کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے، اس لئے اس میں لفظی تحریف نہ ہو سکی ہے اور نہ ہوگی۔ باقی رہی تحریفِ معنوی تو اس کا دروازہ بند نہیں۔ تراجم اور تفاسیر کے ذریعہ قرآنی الفاظ کو ایسے معانی کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اپنا مطلب اور اپنا عقیدہ حق ثابت ہو جائے۔

علماء یہود نے اپنی کتاب و شریعت میں دونوں قسم کی تحریفات کی تھیں جس کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ـ

(النسآء ـ ۴۶)

یہودیوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو (اللہ کی) باتوں کو ان کے (اصلی) مقامات سے تبدیل کر دیتے ہیں (تاکہ معنٰی کو بدل دیا جائے)۔

وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو قصداً بے موقع اور بے محل پیش کیا کرتے تھے۔ اپنی طرف

سے کچھ باتیں گھڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ (البقرة - ۷۹)

خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے کتاب (اور شریعت کی باتیں) لکھتے ہیں، پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں (ان باتوں کے لکھنے سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے) کہ ان کے ذریعہ تھوڑا سا فائدہ حاصل کریں (خبردار) جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے لئے بڑی خرابی ہے اور جو کچھ وہ کماتے ہیں اس کی وجہ سے بھی ان کے لئے بڑی خرابی ہے۔

اہل کتاب کے علماء شریعت کی باتیں لکھتے، اپنی طرف سے مسائل تحریر کرتے اور پھر عوام پر ظاہر کرتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، حالانکہ وہ مسائل اور فتوے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قطعاً نہیں ہوتے تھے، وہ جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکا دیتے، ان کو خوش فہمیوں میں مبتلا کرتے اور ان کے مطلب کے مسائل ان کو بتاتے۔ ایسے فتوے دیتے جن میں عوام کے لئے آسانی ہوتی، ان کو خوش کرتے، ان سے نذرانے وصول کرتے، دعوتیں کھاتے اور دنیا کے ایک قلیل و حقیر فائدہ کی خاطر خود ساختہ مسائل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ حق بات کو ظاہر نہیں کرتے تھے مبادا ان کے عقیدت مند اُن سے متنفر نہ ہو جائیں، ان کی جمعیت نہ ٹوٹ جائے ان کے نذرانے نہ بند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگوں کی بڑی خرابی ہے جو خود ساختہ مسائل اور فتووں کو دنیاوی فائدہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو غلط باتیں یہ لکھتے ہیں وہ بھی ان کے لئے باعث عذاب ہیں اور جو کچھ فائدے یہ ان غلط باتوں کے ذریعہ حاصل کر رہے ہیں وہ بھی ان کے لئے باعث عذاب ہیں۔

ایمان کی آزمائش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ

(اے ایمان والو!) کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم سے

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى
يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ ○ (البقرہ - ۲۱۴)

پہلے جو لوگ گذرے ہیں ان جیسی مصیبتیں
تمہیں ابھی تک پیش نہیں آئی، ان کو بڑی
بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ خوب
جھنجھوڑے گئے یہاں تک کہ رسول اور ایمان
والے جو ان کے ساتھ تھے پکار اٹھے کہ اللہ
کی مدد کب آئے گی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) خبردار ہو جاؤ اللہ کی مدد عنقریب آنے والی ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○
(آل عمران ــ ۱۴۳)

کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ جنت میں یوں ہی
داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے (آزمائش
کر کے) دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون (اللہ کی
راہ میں) جدوجہد کرتا ہے اور کون ثابت قدم
رہتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ
وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○ (محمد ۳۱)

ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک
کہ ہم یہ معلوم کریں گے تم میں سے کون مجاہد ہیں
اور کون ثابت قدم رہنے والے ہیں اور ہم تمہارے
حالات کا ضرور امتحان لیتے رہیں گے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى
كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ (آل عمران ۱۸۵)

(اے ایمان والو) تمہارے مالوں اور تمہاری
جانوں میں ضرور تمہاری آزمائش ہوگی اور تمہیں
اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی دل آزار
باتیں سننی ہوں گی اور اگر تم نے صبر کیا اور
تقویٰ اختیار کیا تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
فِتْنَةً (الانبیاء ـ ۳۵)

ہم تم لوگوں کو خیر و شر میں آزمائش کے لئے
مبتلا کرتے رہتے ہیں۔

وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ

اگر اللہ چاہتا تو کافروں سے (کسی اور طرح)

مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۝ (محمد - ۴)

انتقام لیتا لیکن وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم میں سے بعض کی آزمائش بعض کے ذریعہ کرے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (کہف - ۷)

جو چیزیں زمین پر ہیں ہم نے ان کو زمین کے لئے باعثِ زینت بنایا ہے، تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (العنکبوت - ۲-۴)

کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہنے کے بعد کہ "ہم ایمان لے آئے"، یونہی چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی کوئی آزمائش نہیں ہوگی؟ ۝ ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور ان کو بھی آزمائیں گے، اللہ یہ ضرور معلوم کرے گا کہ کون اپنے ایمان کے دعوے میں سچے ہیں اور کون اپنے ایمان کے دعوے میں جھوٹے ہیں ۝ وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں، کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے؟ ان کا یہ فیصلہ بہت برا ہے۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا، ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الزمر - ۴۹)

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہم کو پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطاء کرتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھ کو میرے علم (اور قابلیت) کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، بلکہ وہ (ہماری طرف سے) ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

جو نیک عمل کریگا تو وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کریگا اور جو برے عمل کرے گا تو اس کا

تُرْجَعُوْنَ ○ (الجاثیہ - ۱۵)

وبال اسی پر پڑے گا پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

(الجاثیہ - ۱۹)

پھر ہم نے آپ کو ہمارے احکام پر مشتمل ایک شریعت پر قائم کر دیا، پھر آپ اُس کی پیروی کرتے رہیئے اور ان جاہلوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ یہ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ یہ ظالم (اللہ کی حق تلفی کرنے والے) آپس میں ایک دوسرے کے دوست (اولیاء) ہیں اور اللہ تو صرف پرہیز گاروں کا ولی ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الجاثیہ ۲۱-۲۳)

جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کی زندگی اور موت یکساں ہو جائے؟ یہ بہت برا فیصلہ کرتے ہیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق قائم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ ہر نفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کے پاس علم ہونے کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی (کہ وہ حق کو نہیں پہچان سکتا بلکہ شک میں مبتلا ہے) اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا (اس کے پاس بصیرت نہیں) اب اللہ کے بعد کون اس کو راستہ بتا سکتا ہے، کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

(جاثیۃ - ۲۷ تا ۳۰)

اللہ ہی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور جس روز وہ گھڑی قائم ہوگی اس روز تمام اہل باطل خسارے میں ہوں گے اور آپ دیکھ لیں گے کہ ہر اُمت (جماعت) کے لوگ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے ہوں گے، ہر جماعت اپنے اعمال ناموں کی طرف بلائی جائے گی، اب تم لوگوں کو جو عمل تم کرتے تھے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تم پر بالکل سچ بولتی ہے، تم لوگ جو عمل کرتے تھے، ہم اس کو لکھواتے جاتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے، ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کرنے کی تمنّا نہ کیا کرو، بلکہ اللہ سے عافیت طلب کیا کرو، پھر اگر دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو ہی جائے تو ثابت قدم رہو اور اس بات کو ذہن نشین کرلو کہ جنّت تو تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد وروی البخاری نحوہ کتاب الجہاد)۔

سلامتی کا راستہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، پھر اگر کھلے دلائل پہنچ جانے کے بعد تم (راہِ

اَلْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرۃ - ۲۰۸-۲۰۹) حق) سے پھسل جاؤ تو (اچھی طرح) سمجھ لو کہ اللہ زبردست ہے (تم اس سے بچ کر نہیں نکل سکتے) اور وہ حکیم بھی ہے (لہٰذا عذاب میں تاخیر اس کی حکمت پر مبنی ہے)۔

اسلام کے تمام احکام پر عمل کرو، تمام ممنوعات سے پرہیز کرو، یہ نہیں کہ بعض باتوں پر عمل کرو اور بعض کو چھوڑ دو۔ یہ ایمان والوں کا کام نہیں۔ کسی حکم میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا گویا اس حکم میں شیطان کی اطاعت کرنا ہے۔ واضح ہدایت کی موجودگی میں تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو اور راہِ حق سے ہٹ جاؤ تو یہ سمجھ لو کہ تم اس سے بچ کر نکل نہیں سکتے لہٰذا اسلام میں پورے کا پورا داخل ہونا لازمی ہے۔

اسلام کوئی خوابوں کی شریعت نہیں کہ میّت کی پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دینے سے اس کی بخشش ہو جائے۔ جس نے پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہو اور فرشتے اس کے تمام اعضاء کو دیکھ ڈالیں پھر بھی ان کو کوئی نیکی نہ ملے وہ زبان نکالے تو اس پر بسم اللہ شریف لکھا ہوا پائیں اور وہ بخش دیا جائے۔

آپ کے سامنے "فیضانِ سنت" کے پہلے باب کا جائزہ پیش کیا گیا۔ اس میں تمام حوالے غیر مستند ہیں، کوئی صحیح حدیث نہیں۔ تمام احادیث موضوع اور گھڑی ہوئی ہیں اور خواب و خیال اور قصّوں کا تو پوچھنا ہی کیا؟ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور دین سے کیا تعلّق؟ آخر حدیث کی صحیح ترین کتابوں کو چھوڑ کر موضوعات کی طرف جانے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ بس کسی بھی طرح طریقت اور بدعت کو سنّت ثابت کیا جائے اور اسی کی تبلیغ کی جائے۔

محمد صدیق میمن

۱۵ محرم ۱۴۱۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

ادارہ کی کتابیں مندرجہ ذیل تاجرانِ کتب سے دستیاب ہیں :-

ہول سیلرز :-

(۱) یونائیٹڈ بک کارپوریشن ، ادب منزل فرسٹ فلور اردو بازار کراچی۔ فون ۲۶۳۱۹۳۹

(۲) البدر بک کارپوریشن ، ریگل صدر ۷۷۲۱۹۰۶

(۳) علمی کتاب گھر۔ اردو بازار کراچی۔ فون ۲۱۶۹۴۲ ۔ ۲۱۸۷۳۳



ریٹیلرز :

(۱) کتب خانہ عزیزیہ ، جوناماکیٹ۔ فون ۷۴۶۹۳۵

(۲) اقبال بک ہاؤس۔ پریڈی اسٹریٹ صدر کراچی۔

(۳) طاہر بک ہاؤس۔ پریڈی اسٹریٹ صدر۔ کراچی۔

(۴) طاہر نیوز پیپر اینڈ بک سینٹر۔ پریڈی اسٹریٹ صدر کراچی

فون ۷۱۱۲۴۶

ادارہ مطبوعات اسلامیہ

۲/۱۶۲ ۔ حسین آباد ۱۱ فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸

فون ۶۳۲۴۱۰۴ - ۶۳۲۲۳۶۴

ہماری بعض مطبوعات

- امام ابوحنیفہ پر بہتانِ عظیم
- تقلید شرک ہے۔
- مسلک پرستی کی بنیاد
- فتوے اسلام نہیں۔
- فتووں کا تصادم
- غیر شائستہ فتوے۔
- تاریخ کا کفر۔
- ہمارے نامور علماءِ علم کی کسوٹی پر۔
- سوادِ اعظم کا ڈھول۔
- تصوف کی حقیقت۔
- فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت نہیں۔
- ہر فرقے کا رسول ایک، سنتیں سب کی الگ الگ
- اسلام میں فرقے نہیں۔
- اسلام کی مسخ شدہ شکلیں۔
- فرقوں میں اسلام نہیں۔
- تبلیغی جماعت کو تبلیغ۔
- مودودی صاحب کا نظریہ افہام وتفہیم۔
- تحریف قرآن اور تقیہ۔
- ختم نبوت پر قاسم نانوتوی صاحب کا گمراہ کن نظریہ۔
- تقدیر کا منکر۔
- مشکل کشاء۔

- عقیدہ حاضر وناظر۔
- حدیث بھی کتاب اللہ ہے۔
- وسیلہ، قرآن مجید کی روشنی میں۔
- اسلام کا نظریہ امامت۔
- نماز کی حقیقت۔
- اسلامی قانون میں حالات و زمانہ کی رعایت۔
- ایمان وہدایت کا معیار۔
- زلزلوں پر زلزلہ۔
- سکتے اور قرأت خلف الامام۔
- ایک سلام سے تین وتر جائز نہیں
- اسلام کا نظریہ اطاعت و ولایت۔
- اسلام کا نظریہ ولی، ولایت اور اولیاء۔
- جمہوریت ۳۶۰ بتوں کا ایک بت۔
- شریعت سازی کس کا حق؟
- اللہ خدا نہیں۔
- مولانا صرف ایک ہے۔
- صحیح حدیث کو پرکھنے کے جدید معیار۔
- اسلام کا نظریہ شفاعت۔
- علماء کو اتحاد کی دعوت۔
- جلسہ استراحت۔

- تحقیق میں نظریہ پرستی۔
- مجلس واحد میں تین طلاقیں ایک کیوں نہیں؟
- اسلام میں طلاق دینے کا طریقہ
- نظریہ پرستوں کے حیلے۔
- اسلام پر دبیز پردے۔
- لغات القرآن (مع فوائد، ماضی، مضارع اور مصادر)
- تقلید کو کس نے واجب کیا؟
- عقیدہ ایصالِ ثواب۔
- سنّی نماز۔
- فضائلِ دعاء۔
- اجتہاد کا دروازہ۔
- اجماع، اجتہاد اور قیاس کی شرعی حیثیت۔
- بدعتِ حسنہ کی شرعی حیثیت۔
- قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر میں تحریف۔

ادارہ مطبوعات اسلامیہ

۲/۱۶۲ حسین آباد ۱ فیڈرل بی ایریا

کراچی ۳۸

فون ۶۳۲۴۱۰۴

۶۳۲۳۳۶۴